Victorian Equal Opportunity
& Human Rights Commission

مساوی مواقع ایکٹ 2010 - مذہبی استثناء کی اصلاحات

وکٹوریہ کی حکومت نے حال ہی میں مساوی مواقع ایکٹ (2010) میں تبدیلیاں کی ہیں۔ یہ تبدیلیاں 14 جون 2022 کو لاگو ہوگئی ہیں۔ یہ تبدیلیاں مذہبی آزادی کے حق اور امتیازی سلوک سے پاک ہونے کے حق کے درمیان بہتر توازن کو یقینی بناتی ہیں۔

یہ حقائق نامہ مذہبی تنظیموں اور اسکولوں اور وکٹوریہ کی کمیونٹی کے لیےامتیازی سلوک کے انسداد کے قوانین میں تبدیلیوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

امتیازی سلوک

امتیازی سلوک تب ہوتا ہے جب کسی شخص کے ساتھ اس کی ایس ذاتی خصوصیت کی وجہ سے غیر منصفانہ سلوک کیا جاتا ہے جسکو قانون کے ذریعہ تحفظ دیا گیا ہو۔

مساوی مواقع ایکٹ (2010) عوامی زندگی کے بعض مقامات پرواقع ہونے والے امتیازی سلوک اور جنسی ہراسانی کو خلاف قانون قراردیتا ہے۔ اس میں کام، اسکول یا دکانیں شامل ہے۔

تاہم، ایکٹ ہر ایک کے حقوق کو متوازن کرنے کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ اس میں مذہبی عقائد رکھنے والوں کے حقوق بھی شامل ہیں۔ اس لیے کچھ مستثنیات ہیں جن کا مطلب ہے کہ امتیازی سلوک مخصوص حالات میں قانون کے خلاف نہیں ہے۔

مذہبی مستثنیات

14 جون 2022 سے پہلے، مساوی مواقع کے ایکٹ(Equal Opportunity Act) کے تحت مذہبی اداروں اور اسکولوں کو مندرجہ ذیل ذاتی خصوصیات میں سے ایک کی وجہ سے کسی شخص کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنے کی اجازت تھی:

- جنس
- جنسی رجحان
- جائز جنسی سرگرمی
- ازدواجی حیثیت
- والدین کے طور پرحیثیت
- صنفی شناخت۔

ان کو اس پورے حقائق نامہ میں "نمایاں کردہ ذاتی خصوصیات" کہا جائے گا۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ نمایاں کردہ ذاتی خصوصیات میں سے ایک کی بنیاد پر مذہبی ادارے اور مکاتب قانونی طور پر:

- کسی متوقع طالب علم کو داخلے سے انکار کر دیں
- ایک طالب علم کو نکال دیں
- کسی کو ملازمت دینے سے انکار کردیں
- کسی کو برطرف کردیں، یا
- بصورت دیگر کسی کے ساتھ مختلف سلوک کریں۔

14 جون 2022 سے مساوی مواقع کے ایکٹ میں تبدیلیاں

14 جون 2022 سے، مذہبی اداروں اور اسکولوں کو نمایاں ذاتی خصوصیات کے حامل لوگوں کے ساتھ ان معاملات میں امتیازی سلوک کرنے کی اجازت نہیں ہے:

- روزگار کے فیصلے
- اسکول کے طلباء کے بارے میں فیصلے۔

Victorian Equal Opportunity & Human Rights Commission

تاہم ،وہ محدود حالات میں، مذہبی عقائد کی بنیاد پر امتیازی سلوک کر سکتے ہیں اگر یہ امتیازی سلوک معقول اور متناسب ہو۔

ملازمت سے متعلق امتیازی سلوک

مذہبی ادارے اور اسکول نمایاں ذاتی خصوصیات میں سے کسی ایک کی وجہ سے ملازمین (اور ممکنہ ملازمین) کو برخاست، ملازمت سے انکار یا ان کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔

مذہبی ادارے اور اسکول اب صرف اس شخص کے مذہبی عقیدے یا سرگرمی کی بنیاد پر ملازمین (اور ممکنہ ملازمین) کے ساتھ امتیازی سلوک کر سکتے ہیں لیکن صرف وہاں پر جہاں:

- مذہبی عقائد کے ساتھ مطابقت ملازمت کا ایک لازمی (بنیادی، ضروری یا اہم) تقاضہ ہے

تبدیلی کی مثال

ایک شخص جو عیسائی اور ٹرانس جینڈر دونوں ہے ایک بڑی عیسائی خیراتی تنظیم کا نائب سی ای او بننے کے لیے درخواست دیتا ہے۔

عیسائی تنظیم اس شخص کو ملازمت دینے سے انکار نہیں کر سکتی کیونکہ وہ ٹرانس جینڈر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صنفی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔

تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تنظیم اس شخص کو ملازمت دینے پر مجبور ہو گی اگر وہ بہترین امیدوار نہ ہو۔

- دوسرا شخص اپنے مذہبی عقیدے یا سرگرمی کی وجہ سے اس لازمی تقاضے کو پورا نہیں کر سکتا
- امتیازی سلوک مناسب اور حالات سے متناسب ہے۔

طلباء کے ساتھ امتیازی سلوک

مذہبی اسکول کسی ایک نمایاں ذاتی خصوصیت (مثلاً طالب علم ہم جنس پرست ہے) کی وجہ سے طلباء اور ممکنہ طلباء کو داخلہ دینے سے انکار نہیں کر سکتے، انہیں خارج نہیں کر سکتے یا کسی اورصورت میں ان کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔ اسکول کسی طالب علم، یا ممکنہ طلباء کیساتھ صرف مذہبی عقائد یا سرگرمیوں کی بنیاد پر امتیازی سلوک کر سکتے ہیں۔ تاہم، امتیازی سلوک مناسب اورحالات سے متناسب ہونا چاہیے اور:

- ایسا کرنا اسکول کے عقائد، نظریات یا مذہب کے اصولوں کے مطابق ہو، یا
- اسکول کے مذہب کی مذہبی حساسیت کو مجروح ہونے سے بچانے کے لیے امتیازی سلوک معقول حد تک ضروری ہو۔

مذہبی اداروں کی طرف سے امتیازی سلوک

مذہبی ادارے اب بھی دیگر حالات میں نمایاں کردہ ذاتی خصوصیات میں سے کسی ایک کی بنیاد پر امتیازی سلوک کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس میں ایک نیا تقاضہ متعارف کرایا گیا ہے۔ امتیازی سلوک مناسب اور حالات سے متناسب ہونا چاہیے۔ یہ موجودہ تقاضوں کے علاوہ ہے جن کے تحت یہ لازمی ہے کہ ایسا کرنا:

- مذہب کے عقائد یا نظریات کے مطابق ہو، یا
- مذہب کے پیروکاروں کی مذہبی حساسیت کو مجروح ہونے سے بچانے کے لیے ایسا کرنا معقول حد تک ضروری ہونا چاہیے۔

افراد کی طرف سے امتیازی سلوک

افراد مذہبی عقائد کی تعمیل کے لیے مساوی مواقع کے ایکٹ کے تحت مذکورہ حالات میں امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔

14 دسمبر 2022 سے مساوی مواقع کےایکٹ میں تبدیلیاں

14 دسمبر 2022 کو مساوی مواقع کے ایکٹ میں شامل مذہبی استثنیٰ میں مزید تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

اس تاریخ سے،اگرمذہبی ادارے وکٹوریہ کی حکومت کے ذریعے اشیا یا خدمات کی فراہمی کے لیےمالی اعانت حاصل کریں گے تو وہ صرف کسی شخص کے مذہبی عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک کر سکیں گے۔ وہ دیگر ذاتی خصوصیات کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کر سکیں گے۔

Victorian Equal Opportunity & Human Rights Commission

کن چیزوں میں تبدیلی نہیں ہوگی

14 جون اور 14 دسمبر 2022 کے بعد، مذہبی ادارے اور اسکول اب بھی درج ذیل معاملات میں امتیازی سلوک کر سکیں گے:

- پادریوں، مذہبی منسٹر یا مذہبی آرڈر کے ارکان کو مقرر یا تعینات کرنا
- ایسے لوگوں کو تربیت یا تعلیم دینا جو پادری، مذہبی منسٹر یا مذہبی آرڈر کے ارکان کے طور پر مقرر یا تعینات ہونے کے خواہاں ہوں
- کسی بھی مذہبی تقریب یا عمل سے متعلق، یا شمولیت کے سلسلے میں کام سرانجام دینے کے لیے لوگوں کا انتخاب یا تقرری کرنا

قانون پر عمل پیرا ہونا

اگرمذہبی ادارے اور اسکول مساوی مواقع کے ایکٹ کی تعمیل نہیں کرتے تو انہیں خطرہ درپیش ہوسکتا ہے کہ ان کی وکٹوریہ کے مساوی مواقع اور انسانی حقوق کمیشن کو شکایت کی جائے گی۔

مذہبی تنظیمیں اور ادارے جو مساوی مواقع ایکٹ کے تحت ڈیوٹی ہولڈرز بھی ہیں ان کی بھی قانونی ذمہ داری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے معقول اور متناسب اقدامات کریں۔ اسے 'مثبت فرض' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پیدا ہونے والی شکایات کا محض جواب دینا قانون کی تعمیل کے لیے کافی نہیں ہے۔

ڈیوٹی ہولڈرز میں شامل ہوسکتے ہیں:

- آجر
- رہائش، تعلیم، سامان اور خدمات فراہم کرنے والے
- کلب اور کھیلوں کی تنظیمیں

روزمرہ کے معمول اور طریقہ کار میں مثبت ڈیوٹی کو کیسے شامل کیا جائے اس بارے میں معلومات وکٹوریہ کے مساوی مواقع اور انسانی حقوق کمیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

مساوی مواقع کے ایکٹ میں تبدیلیوں کے بارے میں مزید معلومات وکٹوریہ کے مساوی مواقع اور انسانی حقوق کمیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہے، تو مزید معلومات، مشورے اور اعانتی خدمات محکمہ انصاف اور کمیونٹی سیفٹی کی ویب سائٹ پر مل سکتی ہیں۔

اکثر پوچھے گئے سوالات

کیا ان تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ مذہبی اسکولوں کو ایسے لوگوں کو ملازمت پر رکھنا چاہیے جو ایک جیسے مذہبی عقائد نہیں رکھتے ہیں؟

نہیں، جہاں ایک ہی مذہبی عقیدہ رکھنا کسی کردار کا لازمی (یعنی بنیادی، اہم یا ضروری) حصہ ہے، وہاں مذہبی اسکول صرف ان لوگوں کی خدمات حاصل کرنے کا انتخاب کرسکتے ہیں جو اسکول کے جیسے ہی مذہبی عقائد رکھتے ہوں۔

کیا ان تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ مذہبی اسکول اب اپنے مذہب کی تعلیم نہیں دے سکتے؟

نہیں، مجوزہ قوانین والدین کے اپنے بچوں کو ان مذہبی اسکولوں میں بھیجنے کے حق کو متاثر نہیں کرتے جو ان کے مذہب کی تعلیم دیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

کیا اس قسم کے قوانین کے ساتھ وکٹوریہ دنیا میں واحد جگہ بن گئی ہے؟

نہیں، تسمانیہ میں ایسے ہی قوانین ہیں جو ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے موجود ہیں۔

کیا ان تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ مذہبی ادارے یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ کس کو پادری یا امام بننے کی اجازت ہے؟

نہیں، مساوی مواقع کا ایکٹ پہلے ہی مذہبی اداروں کو یہ فیصلہ کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ ان کرداروں کے لیے کس کا انتخاب کیا جا سکتا ہے جس میں مذہبی عمل یا پابندی شامل ہو، جیسے کہ پادری یا امام۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور یہ ترامیم ان شقوں کو متاثر نہیں کرتی ہیں۔

کیا ان تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ مذہبی اسکولوں کو دوسرے مذاہب کے طلباء کو قبول کرنا ہوگا؟

نہیں، مساوی مواقع کے ایکٹ نے پہلے ہی مذہبی اسکولوں کو صرف متعلقہ مذہب کے طلباء کو قبول کرنے کی اجازت دی ہے۔ مساوی مواقع کے ایکٹ میں تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ مذہبی اسکول صرف متعلقہ مذہب کے طلباء کو قبول کرنا جاری رکھ سکتے ہیں، اگر ایسا کرنا دیئے گئے حالات میں معقول اور متناسب ہو۔

کیا مذہبی اسکول صرف اس لیے استاد کی خدمات حاصل نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ استاد ہم جنس پرست ہے یا ایک غیر شادی شدہ والدین؟

نہیں، مذہبی اسکول اس شخص کے جنسی رجحان یا ازدواجی حیثیت کی وجہ سے کسی کو ملازمت دینے سے انکار نہیں کر سکتے۔

کیا مذہبی اسکولوں کو کسی شخص کی خدمات حاصل کرنا لازم ہے چاہے اس شخص کے مذہبی عقائد اسکول والوں سے مختلف ہوں؟

نہیں، بعض حالات میں، جہاں مذہبی عقیدہ کردار کا ایک لازمی (یعنی اہم یا ضروری) حصہ ہے، ایک اسکول پھر بھی کسی کو ملازمت نہ دینے کا فیصلہ کرسکتا ہے اگر اس شخص کے مذہبی عقائد اسکول کے مذہبی عقائد سے مختلف ہوں۔

کیا مساوی مواقع ایکٹ میں تبدیلیاں سیاسی جماعتوں کی طرح دوسرے گروہوں کو یہ انتخاب کرنے کی اجازت دے کر دوہرے معیار کا باعث بن رہی ہیں کہ وہ کس کی خدمات حاصل کرتے ہیں، جب کہ مذہبی ادارے یہ حق کھو رہے ہیں؟

نہیں۔ مذہبی ادارے اور اسکول مذہبی عقیدے کی بنیاد پر یہ انتخاب کرنا جاری رکھ سکتے ہیں کہ وہ کس کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ لیکن وہ جنسیت یا صنفی شناخت جیسی غیر متعلقہ صفات کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کر سکتے۔ اسی طرح، سیاسی جماعتیں صرف کسی شخص کے سیاسی عقیدے کی بنیاد پر اس کی خدمات حاصل کرنے کا انتخاب کرسکتی ہیں لیکن دیگر غیر متعلقہ صفات کی بنیاد پر نہیں۔

کیا یہ تبدیلیاں انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہیں؟

نہیں۔ یہ تبدیلیاں مذہب کی آزادی کے حق کو برابری کے حق کے ساتھ متوازن کرتی ہیں تاکہ دونوں کو مناسب طور پر تسلیم کیا جا سکے اور ان کا لطف اٹھایا جا سکے۔

کیا یہ تبدیلیاں ججوں کو ایک نیا اختیار دیتی ہیں کہ وہ کسی مذہبی ادارے یا اسکول کے مذہب کی موزونیت کا فیصلہ کر سکیں؟

نہیں۔ آسٹریلیا میں موجودہ قوانین کے تحت ایسے اوقات ہوتے ہیں جب ثبوت کی بنیاد پر کسی عدالت کو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے کہ کسی مذہبی ادارے یا اسکول کے ذریعے کس قسم کے مذہب پر عمل کیا جا رہا ہے۔ آسٹریلیا بھر مٰیں موجودہ قوانین کے تحت یہ بات درست ہے اور مساوی مواقع کے ایکٹ میں ہونے والی تبدیلیوں کے بعد بھی صورتحال جوں کی توں ہے۔

ان تبدیلیوں نے ججوں کے لیے 'بہترین' یا 'انتہائی مناسب' مذہب کا تعین کرنے کے لیے کوئی نیا اختیار جنم نہیں دیا ہے۔ مساوی مواقع کے ایکٹ کے تحت مذہبی عقیدہ یا سرگرمی ایک تحفظ کا حامل وصف ہے۔

'مذہبی اداروں' کی تعریف میں کون شامل ہیں؟

مذہبی ادارے کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

- مذہبی مقصد کے لیے قائم کردہ ادارہ

Victorian Equal Opportunity & Human Rights Commission

• ایک ایسا ادارہ جو مذہبی عقائد، نظریات یا اصولوں کے مطابق چلائے جانے والے تعلیمی یا دیگر خیراتی ادارے کو قائم کرتا ہے، اسے ہدایات جاری کرتا ہے، اس کا کنٹرول یا انتظام کرتا ہے۔

'مذہب کے عقائد، نظریات یا اصولوں کے مطابق' کا کیا مطلب ہے؟

اس استثناء پر بھروسہ کرنے کے لیے، ایک مذہبی ادارے کو یہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ امتیازی سلوک کی ضرورت ہے کیونکہ:

• ان کا مذہب حکم دیتا ہے کہ انہیں ایک خاص طریقے سے کام کرنے کی ضرورت ہے (یعنی انہیں کوئی متبادل نہیں دیا گیا)

• مختلف طریقے سے کام کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اصولوں، عقائد یا معمولات کے لیے حقیقی طور پر اہم معاملات کا احترام نہیں کیا جاتا ہے۔

اس پرتوجہ مرکوزکرنی چاہئے:

• وہ مخصوص طرز عمل جو مذہبی ادارہ اختیار کرنا چاہتا ہے:اور

• مذہبی عقائد کی تعمیل کے لیے اس طرز عمل کی ضرورت کیونکر ہے۔

یہ ایک معروضی تشخیص ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مبینہ امتیازی سلوک کرنے والے کا ذاتی نقطہ نظرمتعلق نہیں ہے، بلکہ اس بارے میں غیر جانبدارانہ نقطہ نظر اختیار کرنا چاہیے کہ آیا اس طرز عمل کی ضرورت تھی۔

انکوائری لائن 1300 292 153

فیکس 1300 891 858

NRS وائس ریلے 1300 555 727 پھر 1300 292 153 کا بتائیں

مترجم 1300 152 494

enquiries@veohrc.vic.gov.au پر ای میل کریں۔

ٹویٹر twitter.com/VEOHRC

فیس بک facebook.com/VEOHRC

ویب سائٹ humanrights.vic.gov.au

ہم سے رابطہ کریں۔